تبلیغ دین اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا عبدالرشید حنیف
جھنگ

اسلام:

قرآن و حدیث کا نام ہے جو قرآن و حدیث کے حامل ہیں وہی مسلمان کہلاتے ہیں قرآن وحدیث کی دعوت سے بے نیاز ہوکر انسان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اسلام اور ایمان کی شمع فروزاں قرآن اورحدیث ہے جوانسانیت کی تعمیرو ترقی کی ضامن ہے۔ تمام ادیان دکھی انسانیت کے مداوا سے قاصر ہیں۔ صرف اسلام ہی واحد قوت اور طاقت ہے جوانسانیت کی سرگردانگی اور درماندگی کی معالج اور طبیب ہے۔ اس دعوت میں مریضوں کی شفاء ہدایت اور رحمت ہے۔ نزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة

ترجمہ:

قرآن کا نزول رحمت اور سراپا شفاء ہے۔

وھدی للناس

بنی نوع انس کی راہنمائی کرتا ہے۔

انبیاء و رسل:

مرسلین کی بعثت کا مقصد بھی ہدایت اور رشد ہے۔

یقصون علیکم آیتی وینذرونکم

ترجمہ: ربانی احکام کی تعبیر کریں گے اور تمہیں ربانی عذاب سے ڈرائیں گے۔

دستور الٰھی:

فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

ترجمہ:

اولاد آدم جب بھی میری ہدایت تمہارے ہاں پہنچ جائے۔ اس کے ردعمل میں جو اس ہدایت کی اتباع میں زندگی بسر کرے گا۔ اسے دنیا اور آخرت کی فکر نہ ہوگی۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم

ترجمہ:

ربانی نازل کردہ دستور کی اتباع ہی میں نجات وابستہ ہے۔

صداقت:

قرآن کی صداقت وحی من جانب اللہ ہے۔ حدیث کی صداقت موید من جانب اللہ ہے۔ جو دعوت ربانی تصدیقات سے مرصع ہے وہی قانون نجات اور قانون رشد ہے اس کے برعکس جتنے بھی ازم اور نظام اور مذاہب شخصی موجود ہیں وہ ربانی دستور نہیں ہو سکتے جب ان کی یہ پوزیشن نہیں تو ان پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی اسے مسلمان قوم پر مسلط کرنا کسی صورت میں موزوں ہے۔

وجود پاکستان:

1947ء سے قبل متحدہ ہندوستان دارالکفر تھا کیونکہ دارالسلام کی اساس لاالہ الا اللہ ہے۔ پاکستان کا وجود اسلام کیلئے تھا۔ ورنہ خورد ونوش کی آسائش تو متحدہ ہندوستان میں بھی موجود تھی۔ دینی آزادی مخدوش ہی نہیں مجروح تھی بلکہ یوں کہیے کہ مسلوب تھی۔ اللہ تعالی نے فضل فرمایا: کفر کی حکومت اور کفر کے نظام سے رہائی نصیب ہوئی۔

55 برس:

بے شمار حکومتیں ہماری آنکھوں کے سامنے بدلتی رہیں۔ ان کا نعرہ بھی اسلام اسلام کا تھا لیکن نام اسلام کے آگے کام اسلام کو انہوں نے ہاتھ تک نہ لگایا۔

نتیجہ بدامنی بے راہ روی، سیاسی انتشار اور مذہبی منافرت کی صورت میں نکلا۔

انقلاب:

اسلامی حکومت کے نام پر بھی اس سے پیشتر انقلاب رونما ہوا۔ اہل پاکستان انتہائی مسرور تھے جس مقصد کیلئے پاکستان کی تعمیر میں خون اور ہڈیاں پیش کی گئیں تھی وہ کام لگ گئیں ابھی اعلان

اسلامی نظام کے نفاذ کا ہو ہی رہا تھا کہ اسلام کے نام لیوا اپنی اپنی بولی بولنے لگ گئے۔

اکثریت حنفی ہے۔ لہٰذا پاکستان کا قانون فقہ حنفی ہوگا۔ ابھی نعرہ ہی بلند ہوا کہ جلد ہی خاموش ہوگیا آواز مدھم پڑ گئی۔ لیکن یہ نعرہ اپنا اثر کر گیا اس کے اثرات چند دنوں کے بعد یوں رونما ہوئے سواد اعظم فتاویٰ عالمگیری کو چاہتے ہیں پاکستان کا قانون فتاویٰ عالمگیری ہی ہوگا ابھی اس کی تبلیغ ہو ہی رہی تھی حکومت نے زکوٰۃ اور عشر کی تعزیرات کا اعلان کر دیا تو نام نہاد محبان اہلبیت نے پوری قوت و جوش اور خروش سے صاف صاف اعلان کر دیا ہم پاکستانی ہیں ہم اپنے حقوق کو بحال کرنے کیلئے فقہ جعفریہ کا نفاذ چاہتے ہیں۔

چنانچہ فقہ جعفریہ اور فقہ حنفی کا نعرہ موثر ثابت ہوا آج ہمارے پاکستان میں ارباب فقہ جعفریہ کے حقوق بحق فقہ جعفریہ بحال ہیں۔

مسلک اہلحدیث:

قرآن و حدیث کے داعی اور حامل مساجد، مدارس، مجالس، محافل، میں خوب چھپے دار دھواں دار تقاریر کرتے رہے اور کرتے ہیں سچا اور حق دین قرآن و حدیث ہے اور یہی عین اسلام ہے۔ اسی میں نجات، اخروی منحصر ہے اسی دعوت کا نام: ما انا علیه و اصحابی ہے ترکت فیکم امرین کی یہی تعبیر ہے اس کے علاوہ جو ہیں وہ مذہب شخصیات کے ترجمان تو ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے خالص دین اسلام کے ترجمان نہیں یہ حقیقت ہے۔ قرآن منزل من اللہ اس کی صداقت لاریب ہے۔ حدیث موید من اللہ جو قرآن کی تفسیر اور صحیح تعبیر اس کا انکار کرنا بھی ممکن نہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل:

اسلام کی جو شق حکومت نافذ کرنے کا پروگرام بناتی ہے وہ اس کونسل کی مرہون منت ہے۔ اس کونسل کی تعبیرات جزئیات میں عین فقہ حنفی اور فتاویٰ عالمگیری ہیں فقہ قرآن اور فقہ حدیث سے بالکل عاری ہیں جس کے نتائج بدامنی پریشانی اور اضطراب ہیں۔

پریشانی کا حل:

قرآن و حدیث لاریب دعوت اور قانون ہے۔ جس میں انسانیت کی فلاح اور بہبود وابستہ ہے ترقی کی منزل کا داعی بھی اسلام ہی ہے۔ اسلام کے علاوہ کوئی نظام سکون کاملہ نہیں اور نہ ہی کسی نظام میں انسانیت کی پریشانی کا علاج اور حل موجود ہے۔ انسانیت کی مظلومیت کا حل اسلام کا نفاذ ہے۔ اسی نظام میں فتوحات اور غنائم کا حصول موجود ہے۔ جس کی شہادت قرآن اور حدیث میں موجود اور تاریخ دہائی دے رہی ہے۔

خلافت صدیقی:

ابو بکرؓ صدیق رضی اللہ عنہ نے ارتداد مانعین زکوٰۃ، تارکین صلوٰۃ کا مداوی لا الہ الا اللہ ہی سے کیا اور اعلان فرما دیا جو اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے گا اسے اس فیصلہ کا پابند تلوار ایمانی سے کروں گا چنانچہ آپ نے اعلان کر دیا وہ ابو بکر سب نقصان گوارا کر سکتا ہے۔ لیکن سنت رسول ﷺ سے بے نیازی گوارہ نہیں کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ کے سلسلہ میں واضح دوٹوک اعلان کر دیا۔ اونٹ کی نکیل کی رسی کی زکوٰۃ تک کو بھی بیت المال میں جمع کر کے چھین لوں گا۔

مسیلمہ کذاب:

جو ختم المرسلین کی موت کا منتظر تھا کہ میں آپ کی وفات کے بعد جھوٹی نبوت کو جلا بخشوں گا وہ اپنی فکر میں مگن تھا صدیقی ایمان اور شجاعت اور نور سے وہ بے نور تھا۔ ابو بکرؓ نے اعلان کر دیا چنانچہ حضرت وحشی نے اسے اور اس کی نبوت کا ذبح کو واصل جہنم کر دیا۔

اسلام کا نفاذ قوت ایمانی کا طالب ہے اسلام پسندی سے کبھی بھی نفاذ نہیں ہوتا۔ جب اسلام کا نفاذ ہو تو اسلام کی پابندی سے ہوا جو اسلام کے پابند ہوتے ہیں ان کی منزل دار الدنیا دار العمل تک ہی محدود نہ رہی اصل ان کی منزل دار النصرت ہوتی جو دار السعادۃ کہلاتی ہے۔

اتنی طویل گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں عنصر اسلام کے علمبردار کثیر تعداد میں موجود ہیں اور پاکستان کے مکین اور ان کا بھی حق ہے وہ اپنے حقوق کو منانے میں کیوں آپس میں الجھے ہوئے ہیں وہ اپنی صلاحیت اور قوت کو اسلام کے نفاذ میں صرف کریں تو بھی اس انسانیت پر ان کا احسان عظیم ہی نہیں بلکہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

اعیان اہلحدیث کی ذمہ داریاں:

مساجد، مدارس، مجالس میں تقاریر اور خطاب کرنا یقیناً مفید ہے۔ اس کی افادیت اور اہمیت سے انکار ناممکن ہے لیکن خدارا سوچئے جب ہم کسی مسئلہ میں الجھ پڑتے ہیں معاملاتی یا معاشرتی طرز کے تحت ہمارا رجوع پاکستان کی عدالتوں سے ہوتا ہے۔ وہاں قرآنی آیات اور احادیث کا نمونہ پیش کر دیں یا جج کے گلے میں ہار ڈال دیں وہ صاف صاف کہے گا کہ جناب میں حکومت کی طرف سے جج مجاز ہوں میرے پاس قرآن و حدیث کے نفاذ کی کوئی دستوری شق موجود نہیں لہٰذا میں مجبور ہوں آپ معذرت قبول کریں میں آپ کے کیس کا وہ فیصلہ کروں گا جس کا میں مجاز ہوں وہ اس قول میں حق بجانب ہے کیونکہ وہ قانون کا مقنن نہیں وہ قانون کا منفذ ہے۔ اس سے الجھنا اپنی کمزوری کا باعث ہی نہیں بلکہ عدالتی جرم کا

بقیہ: صفحہ 17 پر